قسط نمبر ۲ علامہ سید شمس الحق صاحب افغانی قدس سرہ

مرتب :۔ جناب مولانا عبدالغنی صاحب

معارف قرآنیہ

قرآن کے حقوق :۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت میں سب سے بڑھکر شفاعت قرآن کی ہوگی۔ (۱) زبان پر کیا حق ہے ؟ زبان پر قرآن شریف کا یہ حق ہے کہ انسان صحیح تلاوت کرے۔ اگر ناظرہ پڑھنا ہوتو قرآن شریف کا حق ہے کہ نظر لفظوں پر پڑی رہے۔ ایسی صورت میں ڈبل، دہرا ثواب ہے۔ دیکھنے کا علیحدہ اور پڑھنے کا علیحدہ۔

(۲) دماغ پر کیا حق ہے نمبرا ؟:۔ دماغ پر قرآن شریف کا یہ حق ہے کہ آدمی اس تصور سے پڑھے کہ رب العالمین سامنے ہیں اور میں انہیں سنا رہا ہوں (اگر تو خدا کو نہیں دیکھ رہا تو پھر یہ تصور ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے)۔

۳) دماغ پر کیا حق ہے نمبر ۲:۔ دماغ پر قرآن کا دوسرا حق یہ ہے کہ مطالب ومعانی پر بھی غور کرے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایاہے:" ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا " ترجمہ : (جسے اللہ تعالیٰ حکمت عطا کردے اسے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر عطا کردی)۔ فرماتے ہیں حکمت سے مراد مطالب وتفاسیر ہیں۔ (اگر آدمی کو ایک آیت کا بھی مطلب آتا ہے تو وہ خیر کثیر لے گیا تو ایسا آدمی جہنم میں کیسے جائے گا ؟)

(۴) بدن کے اعضاء پر کیا حق ہے ؟:۔ بدن کے تمام اعضاء پر یہ حق ہے کہ اعضا قرآن پر عمل کریں۔ اگر قرآن معلوم ہونے کے بعد اس پر عمل نہ کیا تو پھر گناہگار ہوگا۔

(۵) سننے والے پر کیا حق ہے ؟:۔ سننے والوں پر قرآن کا حق ہے کہ وہ خاموشی سے سنیں۔ مثلاً قاری صاحب تلاوت کررہے ہوں یا کوئی مدرس قرآن کا درس دے رہا ہو تو اس وقت سننے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ خاموشی سے سنے۔ باتیں کرنا تو درکنار دیگر کوئی وظیفہ پڑھنے کی بھی اجازت نہیں۔ مثلاً اگر قرآن کی تلاوت ہورہی ہو یا قرآن کا درس ہورہا ہو تو اس دوران کوئی شخص لاالہ الا اللہ کا ورد کرے یا درود شریف وغیرہ پڑھے تو گناہ ہے۔ بس اس وقت صرف قرآن شریف سنے جو

خدا کا آرڈر اور حکم ہے۔ قرآن شریف سنتے وقت سلام کا جواب دینا اور نفلی نماز پڑھنا بھی گناہ ہے۔ اس لیے کہ قرآن کا سننا واجب اور نفل نماز مستحب ہے تو قرآن کو سن کر واجب کو ادا کیا جائے یہ قرآن شریف کے آداب ہیں۔ "واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون"

ترجمہ:- اور جب قرآن کی تلاوت ہورہی ہو تو تم اسے سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

اگر رحمت کی طلب ہے تو میرے قرآن کی تلاوت کے وقت زبان روک لو کوئی وظیفہ نہ پڑھو۔اس سے معلوم ہوا کہ نیکی اپنی طرف سے مت بناؤ اللہ ورسول اکرمؐ سے پوچھو کہ نیکی کونسی ہے؟۔

(۱۴) حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:- حضرت انبیاء علیہم السلام قبور میں زندہ ہیں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ ایک مرتبہ مسجد نبویؐ میں تشریف لائے دیکھا کہ ایک آدمی اونچی آواز میں بول رہا تھا تو اشارے سے فرمایا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں۔ بے ادب اونچا نہ بولو!

" یاایھاالذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون " (اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ اور اسے سخت لہجے میں بات نہ کرو۔ جس طرح آپس میں کرتے ہو۔ ورنہ تمھارے اعمال ضبط کر لئے جائیں گے اور تمھیں پتہ بھی نہ ہوگا)۔

تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ روضۂ اطہر پر آکر دبی آواز میں بات کیا کرو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں صرف قبر کا پردہ ہے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر خطاب نہ کرو اس کی اجازت نہیں۔ یہ گستاخی ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یاسیدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا مولائی صلی اللہ علیہ وسلم، وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پکارنے کی اجازت ہے۔

درود پاک کا ادب:- نماز جیسی عبادت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت اور رکوع وغیرہ کی تسبیحات قیام کی صورت میں رکھی ہیں مگر درود شریف کو التحیات میں بیٹھنے کی صورت میں رکھا ہے۔کیا خدا کو پتہ نہ تھا کہ درود وسلام کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیۓ وہ کھڑے ہوکر پڑھنے کا حکم دیتا؟ کیا ہم زیادہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا کہ حضرات صحابہ کرامؓ؟ کسی صحابیؓ، تابعیؒ، تبع تابعیؒ، یا بزرگانؒ دین سے کسی ایک نے درود وسلام کھڑے ہوکر کیا ہو تو بتاؤ ہم آج کر دیتے ہیں۔ کھڑے ہوکر اور مخصوص لہجوں اور طرزوں میں درود وسلام پڑھنا بھی بے ادبی ہے۔ بس نیکی وہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہو۔ من گھڑت نیکیوں کی خدا کے ہاں اور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کوئی حیثیت نہیں ۔ حضرت مولانا محمد قاسمؒ نانوتوی فرماتے تھے کہ کتا ہوتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تاکہ آپؐ کا دیدار ہوجاتا ۔ یہ تھا عشق اور یہ تھی محبت ۔ حضرت مولانا رشید احمدؒ گنگوہی کے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام ایک شخص لایا آپؒ نے پوچھا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نام کے ساتھ مولوی) بھی فرمایا تھا ؟ اس نے کہا ہاں ۔ تو آپ خوشی سے رونے لگے ۔ یہ تھا مقام ہمارے اکابرین کا ۔ باقی روٹی کیلئے مسئلے گھڑنا یہ بری بات ہے ۔ علماء دیوبند اگر انگریز کے خلاف جنگ نہ کرتے تو وھابی نہ پکارے جاتے ۔ غلام رسول مہر اپنی تاریخ کی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں سب سے پہلے (سرولیم) نے پھوٹ ڈالنے کیلئے یہ لفظ نکالا تھا ۔

عقیدہ علمـــاء دیوبند :- آج میں تمھیں مسئلہ بتلاتا ہوں تاکہ تمھیں معلوم ہوجائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل محبت علماء دیوبند کو ہے ۔ ورغلانے والے ورغلاتے ہیں مگر ہم اس مسئلہ کے دلائل کے ذمہ دار ہیں ۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ تمام علماء دیوبند اور اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس مٹی سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک یا ہاتھ مبارک لگ گیا وہ مٹی خانہ کعبہ اور خود عرش خدا سے افضل ہے ۔ وفاء الوفاء میں یہ سب موجود ہے ۔ اب تم علماء دیوبند کو جو کچھ سمجھو ، سمجھو ۔ اسی عقیدہ پر زندہ ہیں اور اسی پر موت آئے گی انشاء اللہ العزیز ۔

حیات انبیاء علیہم السلام پر (انباء الاذکیاء فی حیوۃ الانبیاء) یہ مستقل کتاب لکھی گئی ہے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باپ ہیں ۔ اب اگر کوئی مرزا قادیانی کو باپ بنائے تو یہ انسانی شرف اور غیرت کے خلاف ہے۔

۱۵ ۔ تمام صحابہ کرامؓ صدیق ہیں :- حضرت علیؓ بھی صدیق ہیں ، حضرت فاروق اعظمؓ بھی صدیق ہیں ، حضرت عثمان غنیؓ بھی صدیق ہیں ، حضرت بلالؓ بھی صدیق ہیں ، حضرت ابوھریرۃؓ بھی صدیق ہیں سب صحابہ کرامؓ چھوٹے سے لیکر بڑے تک صدیق ہیں ۔ حضرت ابوبکرصدیقؓ ان میں صدیق اکبر ہیں ۔ صدیق اس کو کہا جاتا ہے کہ جس کو پیغمبر علیہ السلام سے یقین کے درجہ میں مشابہت ہو ۔ کہ جس طرح پیغمبرعلیہ السلام کو جس درجہ میں اللہ پر یقین ہے ، اسی درجہ کا یقین جس کو پیغمبر علیہ السلام پر ہو وہ صدیق ہے ۔ یہ مقام صرف صحابہ کرامؓ کو حاصل ہے ۔ تو تمام صحابہ کرامؓ صدیقین ہیں ۔ صرف ایک مثال دیتا ہوں ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں

" ولورفع الحجاب ما ازددت یقینا " ترجمہ : کہ اب اگر اللہ تعالیٰ آخرت کے تمام پردے

ہٹادے اور میں اس جہان کا آنکھوں سے مشاہدہ کرلوں تو میرا یقین اسی درجے تک ہوگا جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پیدا ہوا تھا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مقام بھی صدیقین کا ہے (۱۶) **امن قائم کرنا حاکم وقت کا فریضہ ہے :-** حاکم وقت پر فرض ہے کہ وہ ملک میں امن قائم کرے۔ اگر امن قائم نہ کرسکے گا بلکہ ملک میں بدامنی پھیل جائے تو حاکم سلطنت چھوڑ دے کیونکہ وہ اپنے فرائض نبھانے میں ناکام ہوچکا ہے۔ اسے قرآن یوں بیان کرتا ہے: " وعداللہ الذین امنو منکم ..... ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا " (یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں نیک بندوں کو حکومت دوں گا وہ دین حق کی بنیادیں پختہ کریں گے۔ ہر طرف امن وامان کا دور دورہ ہوگا)۔ اس کا معنی یہ کہ اگر ایک بیوہ عورت گھر میں رہتی ہو اور دس لاکھ روپے یا کوئی اور ملکیت اس کے پاس ہو تو کسی چوکیدار یا محافظ کی اسے ضرورت نہ ہو۔ (یہ ہے امن)۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں بحرین کے گورنر دس لاکھ چاندی کے روپے لائے جو ساری رات مسجد نبویؐ کے صحن میں بغیر محافظ کے پڑے رہے۔ تو بتلانا یہ ہے کہ امن تھا خوف نہ تھا کوئی چوری نہ تھی۔ آج مسجد میں ایک آنہ کی چیز بھی آدمی نہیں رکھ سکتا۔ سعودی عرب میں آج بھی وہی قانون ہے تو کوئی چوری ہے وہاں ؟ کوئی چوری وغیرہ نہیں۔ قلات، بسیلہ، مکران، خاران، ان چار ریاستوں میں اسلامی سلطنت تھی جو میرے سپرد تھی (یعنی حضرت افغانیؒ نے ان علاقوں میں گیارہ (۱۱) سال اسلامی سلطنت چلائی) اسلامی قانون کی برکت دیکھو کہ وہاں نہ فوج تھی اور نہ ہی اتنی پولیس تھی اور نہ ہی اسلحہ پر لائسنس کی پابندی تھی جو جتنا اسلحہ رکھنا چاہے رکھ سکتا تھا۔ گویا کہ پوری قوم مسلح تھی۔ یعنی بدامنی کے پورے اسباب موجود تھے مگر ایک قتل نہیں، ایک چوری نہیں وغیرہ۔ وہاں گیارہ سال اسلامی سلطنت قائم رہی، ہرطرف امن ہی امن تھا جو قانون امن قائم نہ کرسکے اس پر تھوکو۔ مساجد میں دیگر اشیاء ضرورت کے علاوہ قیمتی قالین بچھے ہوئے ہوتے تھے۔ کوئی شخص قیمتی سے قیمتی جوتا بھی مسجد کے اندر نہیں لے جاتا تھا۔ جوتے باہر چھوڑ کر مسجد میں داخل ہوجاتے تھے۔

کیا آج یہ امن آپ کے پاس ہے؟ نہیں ہے تو پھر اس قانون کو چھوڑو۔ ہم جب اپنی ریاست سے کوئٹہ شہر میں آتے تو کہا جاتا کہ آپ اسلامی حکومت سے نکل آئے ہیں یہاں انگریز کی حکومت ہے۔ جوتا مسجد میں ساتھ لے جانا ورنہ چوری ہوجائے گا۔ آج ہمارے ملک میں جو بدامنی، قتل و غارت، عریانی اور فحاشی عروج پر ہے یہ سب یورپی قانون کا نتیجہ ہے۔ ہمارے پاکستانی حکمران خود اسلامی نظام نہیں چاہتے کیونکہ یہ لوگ خائن ہیں انہیں پھر عیاشی میسر نہیں آتی۔ اسلام تو پھر دیانت،

شرافت، سادگی اور عدل وانصاف چاہتا ہے۔ اس پر ہمارے حکمران راضی نہیں۔ یہ خود خائن اور لٹیرے ہیں۔ ملک اور قوم کو کھائے جارہے ہیں۔

(۱۷) **سلطنت داؤدی اور سلطنت سلیمانی**:۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے بہت نعمتوں سے نوازا۔ سب سے زیادہ نعمتیں اسی قوم کو عطاء ہوئیں اور زیادہ ناشکری بھی اسی قوم میں تھی۔ ناشکری کے ساتھ نافرمانی بھی عروج پر تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے برابر دنیا میں کسی کی سلطنت تھی نہ ہوگی۔ کیونکہ سلطنت آپکی دعا سے عطا ہوئی تھی۔ انسانوں، جنوں اور ہوا وغیرہ پر مکمل آپؑ کی حکمرانی تھی۔ جنوں سے محل وغیرہ بنواتے، انہیں جیل خانوں میں قید کرتے۔ وہ جیل خانے اور ہیکل سلیمانی والی عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ ہوا آپؑ کیلئے جاسوسی کا کام کرتا۔ جہاں کوئی بات ہوئی وہ آپؑ تک ہوا پہنچا دیتی وغیرہ۔ حضرت داؤدعلیہ السلام یہ بھی اس قوم بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں ان کے لئے لوہا موم کردیا گیا، نرم کردیا گیا، کہ پٹرول کی طرح بہتا تھا۔ جس سانچے میں ڈالا بس وہی چیز بن گئی۔ بتلانا یہ تھا کہ اس قوم بنی اسرائیل کو بہت ہی نعمتوں سے نوازا گیا مگر اس قوم یہود کی نافرمانی اور بدعنوانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں ان سے چھین لیں۔ (۱) تو قوم یہود کے پاس سلطنت بھی تھی جو روئے زمین پر عظیم الشان سلطنت تھی۔ (۲) ان کے اپنے پیغمبر علیہ السلام بھی تھے۔ (۳) انکے پاس کتاب (تورات) بھی تھی۔

یہود کی بربادی:۔ تو اس قوم یہود نے بجائے اسکے کہ فرمانبردار بنتی انتہائی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر جالوت کو مسلط کیا جس نے انہیں تباہ وبرباد کرکے رکھ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جالوت کو حضرت داؤدعلیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ قوم یہود راہ راست پر آگئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں خوب قوت عطاء کی۔ مگر یہ قوم پھر خداتعالیٰ کی نافرمانی پر اتر آئی تو دوسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا جس نے انہیں گھروں اور مسجدوں یعنی بیت المقدس سے پکڑ پکڑ کے قتل کیا، اس دن سے آج تک پھر اس قوم یہود کی سلطنت مضبوط نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ قوم یہود کے پاس پیغمبر علیہ السلام، کتاب اور عظیم الشان سلطنت تھی مگر نافرمانی کی وجہ سے دو مرتبہ تباہ وبرباد بھی ہوئے اور ہمیشہ کیلئے حکمرانی سے بھی محروم ہوئے۔

مسلمان قوم کی نافرمانی:۔ (۱) آج کرہ ارضی پر پچاس سے زائد ممالک پر مسلمانوں کی حکومت ہے۔ (۲) مسلمانوں کے پاس کتاب بھی قرآن جیسی ہے۔ (۳) اور پیغمبر بھی اس قوم کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نصیب ہوئے۔ کیا ہم یہود کی طرح نافرمان نہیں؟ ہم میں

کوئی کام ایسا ہے جو قرآن کے مطابق ہو ؟۔ تو پھر یہود کی طرح عذاب کے منتظر بھی رہو۔
سنو ! قرآن سے بڑھکر اصول نہ عرش پر ہے نہ فرش پر ہے مگر ہم نے ملک میں انگریزوں کا قانون چلا رکھا ہے ۔کیا یہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہیں ؟ کیا اس کی سزا ہمیں خانہ جنگی کی صورت میں نہیں مل رہی ؟۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تورات لائے تھے تو یہود نے اس پر عمل کرنے سے منہ موڑا ۔ نافرمانی کی کہنے لگے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرسکتے ۔ آج ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر عمل نہیں کرسکتے حیلے بہانے بناتے ہیں ۔ یہ حیلے بہانے صرف یورپ اور امریکہ کو خوش کرنے کیلئے ہیں خدا خوب جانتا ہے ۔
فضیلت یوم جمعہ :- جمعہ کے دن کو خدا تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے اور ہے بھی ہمارا فائدہ خدا کو تو ضرورت نہیں مگر آج ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کی چھٹی نہیں کرتے ۔ عرب میں جمعہ کی چھٹی ہے تو ان پر کونسا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے ۔ تو کیا ہم میں یہود کی خصلت نہیں کہ قرآن کو مانتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرسکتے ۔ یورپ کی ہر گندگی پر عمل کرسکتے ہیں مگر قرآن پر نہیں ہوسکتا ۔ آج اگر اسمبلی میں قرآن قائم کرنے کا وقت آئے یا کوئی بات چیت ہو تو یہ ہمارے لیڈر حیلے بناتے ہیں ۔ تو یہود بھی حیلے بناتے تھے ۔ تو جس طرح اپنے وقت کی ایک عظیم امت (یہود) ان حیلوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے برباد ہوئی تو تم پر بھی وقت آنیوالا ہے ۔ تیار رہو ۔ تو جمعہ کے دن کی فضیلت تھی مگر یہود نے سنیچر کا دن مانگا ۔ جو انہیں دیدیا گیا ۔ مگر فرمایا گیا کہ اس میں سختی ہوگی دنیا کا ہر کام اس دن حرام ہوگیا ۔ یہ قوم مچھلی کی دلدادہ تھی مگر اس دن مچھلی پکڑنا حرام تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا چاہا تو سنیچر کے دن مچھلی بہت زیادہ بھیج دی ۔ تو قوم علماء سوء کے پاس گئی کہ کیا جائے ؟ انہوں نے ترکیب بتلائی کہ ساتھ تالاب بناکر اسے سمندر سے ملادو سنیچر کو تالاب میں آجائے گی اتوار کو پکڑ لینا ۔ تو یہود نے یہ عمل شروع کیا (یہ ہے حیلہ سازی) ۔ تو سزا کیا ملی ؟ کہ جن علماء نے مشورہ دیا تھا وہ تو خنازیر بنادیئے گئے اور باقی لوگ بندر بنادئے گئے ۔ دوردراز سے انہیں لوگ دیکھنے آتے وہ کیا دیکھتے کہ بندر اور خنازیر غم میں کھڑے ہیں اور رو رہے ہیں کیونکہ ان میں انسانی عقل تو موجود تھی نا ۔ اب تم بھی (پاکستانی حکمرانو !) حیلے بہانے کرلو اور قرآن کو نہ اپناؤ اور سزا کیلئے تیار رہو ۔
غدارو ! دیکھا تمھاری بداعمالی کی وجہ سے بنگال میں لاکھوں مسلمان خانہ جنگی کی وجہ سے مارے گئے ، یہ سزا نہیں تو کیا ہے ؟ ادھر مغربی پاکستان میں بھی غدار بیٹھے ہیں ۔ بدبختو ! حکمرانی مسلمانوں پر کرتے ہو اور کام ہندو و انگریز کیلئے کرتے ہو ۔ مسلمانوں کے راز دشمنوں کو دیتے ہو کوئی شرم ہے ؟

عامر بن فہیرہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ یہ غار ثور میں بکریوں کا دودھ پہنچاتا تھا۔ دوسرا شخص جو رہبری کے طور پر ساتھ تھا اس کا نام عبداللہ بن اریقط تھا یہ تو تھا بھی کافر، مگر کافر کا کردار دیکھو کہ کفار مکہ کو راز بتاجائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ غار ثور میں ہیں۔ بالکل راز رکھا۔ حالانکہ قریش مکہ نے راز ظاہر کرنے والے کیلئے سو اونٹ کا انعام رکھا ہوا تھا۔ یہ بہت بڑا انعام ہے۔ مگر کیا مجال کہ عبداللہ بن اریقط کافر ہوکر راز بتلا جائے۔ مگر تم مسلمان حکمرانو مسلمان ہوکر ہندو اور انگریز کیلئے سی آئی ڈی کرتے ہو۔ نہایت افسوس ہے۔ میرے خیال میں اگر آج تم میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو ان کی بھی سی آئی ڈی کرتے۔

(۱۸) جزئیات:- (۱) خود رومت بنو: دنیا میں جتنے خود رو پودے ہیں پہلے تو انہیں پھل نہیں لگتا اگر لگتا ہے تو کڑوا۔ (۲) پشاور کے ایک اجلاس میں ضیاء الحق صاحبؒ کو مخاطب ہوکر فرمایا۔ ضیاء الحق صاحب سنو! یہ یاد رکھو کہ پنجاب کا جج اور لیڈر آپ کو اسلامی نظام قائم نہیں کرنے دے گا۔ (۳) یحییٰ قزلباشی ہے غدار ہے اسے پھانسی دو اس کی لاش کو کراچی سے پشاور تک ہر بڑے سٹیشن پر دکھاؤ تاکہ عبرت ہو اور پھر کوئی غدار پیدا نہ ہو (حضرتؒ اس وقت جامعہ اسلامیہ میں سرکاری ملازم تھے) اور یہ حق گوئی دیباکی۔ سبحان اللہ۔ (۴) قرآن کہتا ہے کہ جب ایک طاقت کو دوسری طاقت سے نہ توڑوں تو دنیا ختم ہوجائے۔ جب مادیت انتہا کو پہنچ جائے تو اس کا توڑ پھر روحانیت سے کیا جاتا ہے۔ جب یورپ اور امریکہ کی بدمعاشی یا جوج ماجوج کی صورت میں عروج کو پہنچے گی تو پھر اس کا توڑ روحانی قوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس سے کیا جائے گا۔ دنیا میں خدا تعالیٰ نے امریکہ کا توڑ روس کی شکل میں رکھا۔ اگر دنیا میں روس کی قوت نہ ہوتی تو امریکہ زمین پر خدا نہ بن بیٹھتا۔ پھر وہ کسی کو ایٹم بم بنانے دے گا؟۔ (حضرت افغانیؒ نے یہ درس ۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو بیان فرمایا تھا) یعنی آج کی بات ۳۳ برس پہلے فرمائی۔ یہ تھی سیاسی بصیرت۔ تو آج تقریباً ۳۳ برس بعد دنیا پر صرف امریکہ ہی عظیم قوت ہے۔ تو وہ مسلمان ملکوں پر ایٹمی اسلحہ نہ بنانیکی پابندی لگانا چاہتا ہے۔

(۵) مقام شہید:- (ا) یرموک کی لڑائی کو تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال ہوچکے ہیں۔ شام کی حکومت نے کسی معاملہ کیلئے کھدائی کی تو حضرات صحابہ کرامؓ کی قبریں ملیں۔ دیکھا گیا کہ جسم محفوظ ہیں، کفن محفوظ ہیں اور چہرہ کی رونق بھی موجود ہے۔ یہ ہے حضرات صحابہ کرامؓ کا مقام۔ (ب) اسی

طرح ترنگ زئی ہمارے علاقے میں انگریزوں نے سڑک کی کھدائی کی تو ایک جگہ آکر مشین رک جائے اور جو بھی وہاں کھودنے کیلئے آئے تو وہ مر جائے۔ تو دیکھا گیا دو شہیدوں کی قبریں تھیں۔ تو انگریزوں نے سڑک کا راستہ بدل دیا۔ یہ ہے حق پر چلنے والوں کی شہادت۔ (ج) جب انگریزوں نے نئی دہلی تعمیر کی تو ایک جگہ کھدائی کے دوران مشین خراب ہوجاتی تھی اور جب کدال کے ذریعے کھدائی کی گئی تو کدال کے لوہے کو خون لگا ہوا تھا۔ دیکھا تو ایک شہید کی قبر نکلی اس میں ایک تانبے کی تختی پر لکھا ہوا تھا: "درمعرکہ احمد شاہ ابدالیؒ شہید شدند۔ کہ احمد شاہؒ ابدالی کے حملے کے دوران شہید ہوئے۔

(۶) لفظ فرعون کی تحقیق:- (ا) مصر کے بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔ (ب) ایران کے ہر بادشاہ کو کسریٰ کہا جاتا تھا۔ (ج) روم کے ہر بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا۔ (د) چین کے ہر بادشاہ کو خاقان کہا جاتا تھا۔

+ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام (ریان) تھا۔ یہ مؤمن تھا۔

+ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

+ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام قبطی زبان میں (من فتح) تھا۔ اور عربی زبان میں (ارعمیس) تھا۔ یہ کافر تھا۔ + حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کا فرعون (ریان) یہ مؤمن تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون (ارعمیس) کافر کا دادا تھا ان دونوں کے درمیان چار سو سال کا زمانہ گزرا ہے۔

(۷) معنی فاراع:- فاراع کا معنی سورج قبطی زبان میں۔ تو فرعون کا لفظ اسی فاراع سے نکالا گیا ہے چونکہ یہ لوگ سورج کی پوجا کیا کرتے تھے تو اس لئے مصر کے بادشاہ کا نام (فارعن) رکھا۔ یعنی سورج کی طاقت کا مظہر ہے۔ پھر اس میں تصرف کر کے (فرعن) بنایا تو جب عربی زبان میں تصرف کیا گیا تو فرعون ہوگیا۔

فرعون کا قبیلہ:- تو فرعون کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے؟۔ بعضوں نے مصر کے پرانے قبطی باشندے مراد لئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ایران کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عرب کی عمالقہ قوم سے ہیں۔ یہ قول راجح ہے۔ جب سیدنا حضرت ابراھیم علیہ السلام نمرود کی سختی کے بعد مصر کے علاقے میں ہجرت کر کے چلے آئے تو اس کے بعد تمام پیغمبر علیہ السلام مصر میں آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی عرب کا علاقہ ہے۔

(۸) بڑی آیت:- حضرت ابیؓ ابن کعب فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تمھیں قرآن کی سب سے بڑی آیت (یعنی بڑی مرتبے والی) آیت نہ بتلادوں ؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا کہ تیرے خیال میں وہ کون سی ہوسکتی ہے ؟ میں نے کہا آیۃ الکرسی۔ تو آپؐ نے فرمایا "ھنیئاً العلم" کہ تجھے یہ علم مبارک ہو۔ دنیادارو سن لو ! یہ مبارکبادی اس قرآن کے علم پر دیجا رہی ہے جس کو تم اپناتے نہیں ہو۔ کوئی لندن کی ڈگریوں پر مبارکباد نہیں دیجارہی جن کے پیچھے تم وقت اور دولت برباد کررہے ہو۔ قرآن قبر سے آگے جائے گا اور لندن کی ڈگریاں قبر سے ادھر رہ جائیں گی۔

(۹) قرآن کی معنوی تحریف :- یہود نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کی، آج ہم نے بھی تحریف کررکھی ہے۔ لفظی تحریف کی تو جرات نہیں ہوئی البتہ معنوی تحریف کی ہے۔ (ا) ڈپٹی نذیراحمد نے کسی پروفیسر کے قرآن کے میں لکھا: "اطیعواللہ واطیعوالرسول ولولی الامر" منکم، کا لفظ نہیں لکھا۔ معنی یہ بناکہ اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حاکم وقت کی تابعداری کرو، بس۔ منکم لکھتے تو معنی بنتا کہ تمھیں مسلمانوں میں سے حاکم ہو اس کی اطاعت کرو۔ صرف انگریز کو خوشی کرنے کیلئے معنوی تحریف کی کیونکہ اس وقت انگریز کی حکومت تھی۔ (ب) اسی طرح سرسید نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم پر کوئی سیاہ فام بھی امیر ہوتو اس کی بات مانو یہ تو سفید فام ہیں۔ یہ بھی انگریز کی طرفداری کی۔ علامہ اقبالؒ کہتے ہیں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ مظلوم سیدنا حضرت امام حسینؓ مظلوم ہیں اور کتابوں میں سب سے زیادہ مظلوم قرآن پاک ہے، کہ جو بھی اٹھتا ہے اس میں معنوی تحریف کرتا ہے۔ اب تو نفاق عام ہوچکا ہے۔ اعتقادی نفاق تو کفر ہے۔ آج ہمارے پاکستان میں ہر مرتد پل رہا ہے اور پھیل رہا ہے، مگر صحابہ کرامؓ کی شان دیکھو کہ چار ہزار صحابہ کرامؓ نے شہادت پاکر مسلیمہ کذاب کے فتنہ ارتداد کو ختم کیا، اسے پھیلنے نہیں دیا۔

(۱۰) عظمت رسالت کا مرتبہ چھوٹ جانے سے ارتداد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل :- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ کہ ان میں اقامت دین کا سلسلہ انبیاء علیہم السلام سے ہوتا تھا اور میری امت میں علماء کے ذریعے ہوتا رہے گا۔ "والراسخون فی العلم" (کہ پختہ عالم دین ہو)، یعنی ہر داڑھی والے کو عالم نہ کہو بلکہ سوچو کہ پختہ عالم کون ہے ؟ خدا تعالیٰ کا مقصود بھی پختہ عالم ہے۔ "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" (اللہ تعالیٰ سے وہی

ڈرتے ہیں جنہیں علم ہو)۔ صرف پکا و پختہ علم کافی نہیں بلکہ ساتھ تقویٰ بھی ہو۔ تو یہ سلسلہ بنی اسرائیل یعنی (یہود) میں نہ رہا۔ تو نتیجہ کیا نکلا؟ کہ پیغمبر علیہ السلام کے ہوتے ہوئے مرتد ہو گئے۔ آج ہماری بھی وہی حالت ہے۔

(۱۱) **ایمان کی نعمت**:- عرش سے فرش تک کلِ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ سب سے بڑی نعمت ایمان ہے اور سب سے بڑا قہر کفر ہے۔ سارے جہان کی نعمتیں جمع ہوجائیں تو ایمان کی نعمت کے برابر ریت کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ اسی طرح سارے جہان کی تمام مضرات (تکلیفیں) جمع ہوجائیں تو کفر کے سامنے ایک ذرہ بھی نہیں۔ " قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا "
(کہدے کہ یہ قرآن رحمت وفضل بھی ہے تو انہیں چاہیے کہ اس پر خوش ہوں)۔ تو اگر تم نے خوش ہونا ہے یا کوئی جشن منانا ہے تو اس قرآن کا جشن مناؤ۔ بزرگوں کا قول ہے کہ قرآن دنیاوی زندگی کو نیم جنت بنا دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے غم نہیں رہتا۔ بڑے بڑے ارب پتی بیان دیتے ہیں کہ دولت تو بہت ہے مگر قلب میں چین نہیں۔ " الا بذکر اللہ تطمئن القلوب " (ذکر اللہ سے دل مطمئن ہوتا ہے) یعنی اطمینان قلب تو ذکر خدا سے ہے۔ ایمان کی نعمت سے زندگی کا وہ مقام ملتا ہے کہ بہشت کے اندر ایک چابک کے برابر جگہ کا جو ٹکڑا ہے وہ پوری دنیا سے بہتر ہے۔ یہ ہے ایمان کی دولت۔ اور اگر ایمان کے بعد تھوڑا سا عمل صالح ہو تو یہ بھی معاوضہ کے اعتبار سے پوری دنیا سے زیادہ ہے۔

(۱۹) **دیدار الٰہیٰ**:- سب سے اعلیٰ مقام کی اعلیٰ چیز رویت خداتعالیٰ ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
(ا) خواب میں (ب) بیداری میں۔ (ا) یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ خدا تعالیٰ خواب میں جس مؤمن کو دیدار کرادیں وہ برحق ہے۔ ایک بزرگ قاری عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں انہوں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ قرآن کا رکوع تو سناؤ، تو قاری صاحبؒ نے رکوع سنایا۔ جب اس آیت کو پڑھا " وھوالقاھر فوق عبادہ " تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تو میں تیرے سامنے ہوں تو اب تم اس طرح پڑھو۔ " وانت القاھر فوق عبادک " تو قاری صاحبؒ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ کس نیکی سے تیرا قرب اور تیری خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے؟ تو خداتعالیٰ نے فرمایا قرآن کی تلاوت سے میرا قرب اور خوشنودی حاصل کرسکتے ہو۔ قرآن چاہے نماز میں چاہے غیر نماز میں تلاوت کرے۔ اگر معنی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ یہ تین سوال وجواب ہوئے۔ حضرت امام اعظمؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی پوری زندگی میں خدا

تعالیٰ کی زیارت خوابوں میں سوسو دفعہ کی ہے۔ (۲) بیداری میں :- اب رہا مسئلہ بیداری میں خداتعالیٰ کے دیدار کا تو اس میں بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ زمین پر دیدار ہوجائے دوم یہ کہ عرش پر ہو۔ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اگر چہ دیدار الٰہیٰ کا زمین پر ہونا ممکن ہے مگر زمین پر کسی کو ہوا نہیں۔ خواب نبیؑ کی ذات اقدس ہو یا غیر نبی ہے۔ ناممکن اسلئے نہیں کہ ناممکن چیز کا پیغمبرؑ سوال نہیں کرتا۔ اگر ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سوال نہ کرتے۔

"وکلمه ربه قال رب ارنی انظر الیک" تو بیداری میں کسی کو زمین پر دیدار الٰہیٰ نہیں ہوا اور عرش پر صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار بھی ہوا اور ہم کلامی بھی ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ دیدار کیسے کیا؟ جواب: آپؐ نے فرمایا کہ نور کی شکل میں دیکھا۔

محل دیدار :- محل دیدار چونکہ جنت ہے تو جنت کی زندگی قوی ہے کیونکہ جنت میں نہ مرض نہ کمزوری اور نہ موت ہوگی۔ تو جنت میں جانے کے لئے ایمان ضروری ہے۔ ایمان جس درجے کا ہوگا حسب مراتب دیدار الٰہیٰ ہوا کرے گا۔ کسی کو روزانہ، کسی کو دن میں صبح وشام، کسی کو سال وغیرہ بعد۔ آخرت میں دیدار الٰہیٰ کے صرف شیعہ قائل نہیں باقی تمام مسلمان قائل ہیں۔ شیعہ کا استدلال قرآنی غلط ہے۔ اس کا جواب علماء کرام نے دیا ہے۔

(۲۰) سیاسی بصیرت :- المیہ مشرقی پاکستان کے موقعہ پر حضرت افغانیؒ درس قرآن بیان کررہے تھے۔ آپ کے چہرے پر رنج والم کے آثار نمایاں تھے۔ فرمایا کہ یہ (لیڈر) تو کہتے ہیں کہ علماء سیاست نہیں جانتے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ (لیڈر) ابھی بچوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ سانحہ مشرقی پاکستان دراصل چین کے گرد دائرہ تنگ کرنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دیکھو دنیا میں اس وقت تین قوتیں ہیں۔ امریکہ، روس اور چین۔ تینوں کو آپس میں بعض امور میں اتفاق ہے اور بعض امور میں اختلاف ہے۔ روس اور چین نے مل کر ویٹ کانگ میں امریکہ کو بہت نقصان پہنچایا اور روس اور امریکہ چین کی بڑھتی ہوئی قوت سے خائف ہیں۔

افرادی قوت :- افرادی قوت میں چین تنہا دونوں سے بڑھ کر ہے۔

آلات حرب :- آلات حرب میں روس اور امریکہ اگر بیس درجے کو پہنچے ہوئے ہیں تو چین اٹھارہ درجے ہے۔ تو یہ دونوں بڑے ملک چین کی بڑھتی ہوئی قوت سے خائف ہیں۔ تو سانحہ مشرقی پاکستان کی سازش واشنگٹن اور کریملن میں تیار ہوئی۔ بھارت کی طرف سے چین پر حملہ نہیں کیا

جاسکتا کیونکہ درمیان میں ہمالہ پڑا ہے۔ صرف ایک سمندری راستہ ہے جو مشرقی پاکستان کے قریب سے گزرتا ہے تو یہ سوچا گیا کہ پہلے مشرقی پاکستان کو لیا جائے۔

جنگی معاہدہ :- ہمارے پاکستانی لیڈر سیاست کی تو ابجد بھی نہیں جانتے۔ امریکہ سے جب جنگی معاہدہ کیا گیا تھا تو اس نے اسی وقت دھوکہ کیا کہ اگر پاکستان پر (کسی کمیونسٹ ملک) نے حملہ کیا تو امریکہ پاکستان کی مدد کرے گا۔ ان لیڈروں کو اتنا بھی علم نہیں کہ کمیونسٹ ملک چین ہے اور وہ ہم پر حملہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ ہمارا دوست ملک ہے۔ رہا روس تو اس ملک سے ہماری سرحد صرف گلگت کے مقام پر معمولی سی جگہ روس سے ملتی ہے وہاں سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ انہیں تو جنگی معاہدہ میں کھل کر ہندوستان کا نام لینا چاہیے تھا کیونکہ ہندوستان ہی ہمارا دشمن ہے اور ہمیں اسی سے ہی خطرہ ہے اور وہی کچھ ہوا۔ مگر یہ بھی غداری ہوئی کچھ لیڈر اور کچھ فوجی خریدے گئے وگرنہ ہماری پاک فوج سے دنیا کی کسی فوج کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ خدا تعالیٰ نے ہماری پاک فوج کو جو اوصاف بخشی ہیں وہ دنیا کے کسی ملک کی فوج میں نہیں۔

* بقیہ ص 31 پر....

دوسری فقہی کانفرنس بنوں

المرکز الاسلامی بنوں میں مورخہ ۱۷۔ ۱۸ اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک و بیرون ملک کے مایہ ناز علماء کرام، تاریخ ساز شخصیات، محققین اور مفکرین اسلام گرانقدر مقالات پیش کریں گے۔ جو آئندہ کے لئے تاریخی دستاویز ثابت ہوں گے۔ اگر آپ موجودہ دور کے حل طلب مسائل میں امت اسلامیہ کی رہبری و رہنمائی کے لئے مخلصانہ جذبہ رکھتے ہوئے کوئی علمی مضمون یا تحقیقی مقالہ تیار کرسکتے ہیں یا آپ کی نظر میں کوئی شخصیت ایسی ہو جسکے کارہائے نمایاں پر آپ اپنی نگارشات پیش کرسکتے ہیں تو براہ کرم نیچے دئے ہوئے پتہ پر رابطہ قائم کرکے مزید معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

فون نمبر: ۲۰۹۸ (۰۹۲۸) ۶۱۰۴۴۰۰ ۔ (۰۹۲۸) فیکس: ۴۴۲۰۲ ۔ (۰۹۲۸)

مولانا سید نصیب علی شاہ ہاشمی۔ رئیس المرکز الاسلامی بنوں (پاکستان)